

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم اما بعد فاعوذ باللہ من الشیطان  
الرجیم بسم اللہ الرحمان الرحیم۔ وان هذا صراطی مستقیماً فاتبعوه ولا تتبعوا  
المسبل ففترق بکم عن سبیلہ ذالکم وصکم بہ لعلکم تتقون۔ (سورۃ النعام رکوع ۶، پارہ ۸)  
ترجمہ: اور یہ کہ دین میرا سیدھا راستہ ہے پس اس راستے پر چلو اور دوسرے راہوں پر نہ چلو کیونکہ وہ راستے تم کو اللہ کی  
راہ سے جدا کر دیں گے۔ اس کا اللہ نے تم کو تاکید سے حکم دیا ہے تاکہ تم متقی بن جاؤ۔  
تمہید و خلاصہ:

آپ کے سامنے جو آیت تلاوت کر دی ہے اس میں اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو اتفاق و اتحاد کا حکم دے کر اختلاف و انتشار سے بچنے کی تلقین فرما رہے ہیں اس آیت سے پہلی آیات میں اللہ مشرکین و کفار کے من گھڑت اور بے بنیاد عقائد کی تردید کر کے اللہ کے ساتھ شریک ٹھہرانے والہ دین کی نافرمانی، اولاد کو فقر و افلاس کے خوف سے قتل کر دینے، زنا بے حیائی، بلاوجہ قتل نفس، یتیم کے مال میں غیر شرعی تصرف، حرام و حلال کی خود کاری ناپ تول میں کمی جیسے جرائم کی مذمت کر کے صراط مستقیم پر چلنے کا حکم فرما رہے ہیں، کیونکہ دین دشمنوں نے اللہ کی طرف سے حلال کردہ کئی اشیاء و امور کو اپنے آپ پر حرام کر دیا اور حرام چیزوں کو حلال سمجھ کر ان کے استعمال میں کوئی شرم و عاری ہی محسوس نہ کرتے تھے۔ شرعی احکامات کو اپنے نفسانی خواہشات کے تابع کر کے ان کے خود ساختہ حلال یا حرام ہونے کے لئے لغو اور بے بنیاد تاویلات کرتے۔ حالانکہ حضور مکی بعثت اور ان پر قرآن نازل کرنے کا مقصد ہی یہی تھا کہ اپنی خواہشات اور آرزوؤں کو قرآن و حدیث کے تابع کر کے زندگی شریعت کے مطابق گزاری جائے مگر یاروں نے پیہرے الٹا گھما نا شروع کر دیا دین اور مذہب کو اپنے افکار و خیالات فاسدہ کے قالب میں فٹ کرنے کی کوششیں شروع کر دیں۔ شرعی احکام میں اپنی مرضی کی توجیہات و تاویلات کرنا شروع کر دیں یہی وہ مقام تھا جہاں سے لوگ اللہ کی رضا حاصل کرنے کا اصلی راستہ چھوڑ کر شیطان راہوں پر چل پڑے اور یہ قرآن و حدیث کی روشنی میں ناقص و ناقصہ حقائق پر مبنی کج فہمی کے نتیجے میں پیدا ہونے والے غلط فہمی کے نتیجے میں ہوئے راہ حق

کو چھوڑ دیا تو وہ قوم گمراہی اور اندھیروں کی وادیوں میں بھٹک گئی۔

### اتفاق واتحاد:

اسی لئے اللہ تعالیٰ نے اس تلاوت کردہ آیت اور اسی طرح دیگر آیات میں امت محمدیؐ کو اتحاد و اتفاق کا حکم دے کر آپس میں اختلاف اور فرقہ واریت سے منع فرمایا۔

ارشاد ربانی ہے:

وَلَا تَكُونُوا كَالَّذِينَ تَفَرَّقُوا وَاخْتَلَفُوا مِنْ بَعْدِ مَا جَاءَهُمُ الْبَيِّنَاتُ وَأُولَٰئِكَ لَهُمْ

عذاب عظیم۔ (ال عمران)

ترجمہ: اور تم لوگ ان لوگوں کی طرح مت ہو جانا جنہوں نے آپس میں اختلاف و فرقہ بندی شروع کر دی حالانکہ ان کے پاس اللہ کے واضح احکام پہنچ چکے تھے اور ایسے لوگوں کے لئے عذاب عظیم ہے۔

وَلَقَدْ آتَيْنَا مُوسَى الْكِتَابَ فَاخْتَلَفَ فِيهِ وَلَوْلَا كَلِمَةٌ سَبَقَتْ مِنْ رَبِّكَ لَفُضِّي

بَيْنَهُمْ (هود)

ترجمہ: اور ہم نے موسیٰؑ کو کتاب دی (یعنی تورات) تو اس میں بھی اختلاف کیا گیا اگر ایک بات نہ ہوتی جو آپ کے رب کی طرف سے پہلے سے مقرر ہو چکی ہے تو اس کا قطعی فیصلہ دنیا ہی میں ہو چکا ہوتا۔

ان دونوں آیات پر غور کرنے سے آپ کو اندازہ ہوا ہو گا کہ کچھلی امتوں نے جب صراطِ مستقیم کو چھوڑ کر گمراہی کے راستے اختیار کر لئے تو ان کو دنیوی و اخروی بربادی کے سوا اور کچھ نہ ملا اور اگر کوئی قوم وقتی طور پر عذاب الہی سے بچ بھی گئی تو اس کا بھی راز اللہ جل جلالہ نے خود بیان فرمادیا کہ چونکہ ایسے لوگوں کو پورا پورا عذاب آخرت میں دینے کا فیصلہ ٹھہر چکا ہے اس لئے فی الحال تو عذاب سے دنیا میں بچے ہوئے ہیں ورنہ ان کے اس جرم کا پورا پورا حساب اس دنیا ہی میں بیاں کر دیا جاتا۔ قرآن نے واضح اور غیر مبہم انداز میں اسلام کی راہِ طیب کو چھوڑ کر دوسری راہوں پر چلنے والوں سے برائے کا اعلان کر دیا۔ ارشاد خداوندی ہے۔

وَمَنْ يَبْتَغِ غَيْرَ الْإِسْلَامِ لِدُنْيَا فَلَنْ يَاقْبَلَ مِنْهُ وَهُوَ فِي الْآخِرَةِ مِنَ الْخَاسِرِينَ (ال عمران)

ترجمہ: اور جو شخص اسلام کے علاوہ کسی اور دین کو اپنے لئے تلاش کرے گا تو اسے قبول نہ کیا جائے گا اور ایسا شخص آخرت میں تباہ حال لوگوں میں سے ہو گا۔

اس قسم کی کئی آیات کے سیاق و سباق سے یہ امر بالکل واضح ہو جاتا ہے کہ دین میں متفرق ہو جانا سخت گناہ اور اللہ کے نزدیک یہ فعل انتہائی ناگوار اور حرام ہے۔ اسی اختلاف اور راہِ حق کو چھوڑنے سے بچنے کے لئے رسالت مآب صلعم نے فرمایا۔ میرے بعد تم بہت اختلافات دیکھو گے اس اختلاف کے وقت راہِ ہدایت و نجات اسی میں ہے کہ میری سنت اور

خلفائے راشدین کی سنت کو نہایت مضبوطی سے تھام کے رکھنا۔ اور امور محدثہ سے اپنے آپ کو بچاتے رہیں۔ اس سے اندازہ ہو جاتا ہے کہ راہ حق کو چھوڑنے کی وجہ یہ بھی ہے کہ حضور ﷺ کی سنت کو چھوڑ کر خواہشات نفسانی پر عمل کرنے کی بیماری غالب ہو جاتی ہے۔

سید الرسل صلعم نے صراط مستقیم کی وضاحت کرتے ہوئے فرمایا۔

عن عبد اللہ بن مسعود قال خطبنا رسول اللہ صلعم خطباً ثم قال ہذا سبیل اللہ ثم خط خطوطاً عن یمنہ وعن شمالہ وقال ہذہ سبیل علی کل سبیل مہما شیطان یدعو الیہ وقرء وان ہذا صراطی مستقیماً فاتبعوہ الا یہ۔ (رواہ احمد و سائی)

ترجمہ: عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے کہ آنحضرت صلعم نے ایک سیدھا خط کھینچ کر فرمایا یہ اللہ کا راستہ ہے پھر آپ نے اس خط کے دائیں بائیں کئی خطوط کھینچنے کے بعد فرمایا یہ بھی راستے ہیں جن میں ہر ایک راستہ پر شیطان بیٹھا ہوا ہے جو اپنے راستہ کی طرف بلاتا ہے۔

پھر آپ نے یہ آیت تلاوت فرمائی جو آج کے وعظ کے ابتداء میں تلاوت کر چکا ہوں۔ جس کا حاصل یہ کہ اگر ہدایت کا راستہ چاہتے ہو دنیا و آخرت میں کامیابی کے خواہشمند ہو تو اس کے لئے ضروری ہے کہ شریعت مطہرہ پر مکمل طور سے عمل پیرا رہا جائے۔ شریعت پر عمل ہی سے صحیح عقائد اور نیک وصالح اعمال حاصل ہو سکتے ہیں۔

اسی راہ حق کو اللہ تعالیٰ نے ملت ابراہیم کے نام سے بھی یاد فرمایا اور حضور گوشت ابراہیم کی پیروی کا امر دے کر فرمایا۔

”کہاے پیغمبر! تباہ داری کیجئے ملت ابراہیمی کی جس میں کسی قسم کا ٹیڑھا پن نہیں“

حنفیت کا معنی یہ کہ ملت سیدھی، سچی، صاف اور فطری ہے، جس میں کسی قسم کی کجی اور افراط و تفریط کی گنجائش نہیں اس اعتدال والے راستہ کو چھوڑ کر دیگر راہوں کو اختیار کرنے والے آپس کے اختلافات، تعصبات اور تفرقوں میں پھنسنے کے بعد ذلت و پستی اور شکست و ریخت کا شکار ہو جاتے ہیں۔ مسلمانوں کے اپنے تشخص و بقاء اور عزت و وقار کیلئے ضرور، اسے ہے کہ اسی ایک راہ مستقیم پر گامزن رہ کر حیات مستعار کو گزارا جائے۔

ناجی فرقہ:

کتب احادیث کا مطالعہ اگر آپ کر لیں تو آپ کو معلوم ہو جائے گا کہ آپ صلعم نے اپنی حیات میں امت کے اختلاف و افتراق پیدا ہونے کی پیش گوئی کر دی تھی اور سوائے ایک جماعت کے (جو راہ حق پر ہوگی) باقی تمام فرقوں کو جہنم کا مستحق گردانا۔ فرمایا بنو اسرائیل ۷۲ فرقوں میں تقسیم ہوئے اور میری امت ۷۳ فرقوں میں تقسیم ہو کر ان میں صرف ایک فرقہ ناجیہ یعنی حق پر ہوگا۔ باقی ۷۲ جہنم میں داخل ہوں گے۔ صحابہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ جو فرقہ حق پر رہے گا کامیابی

سے ہمکنار ہو گا وہ کون لوگ ہوں گے؟ آپ ﷺ نے فرمایا۔ ہا انا علیہ و اصحابی۔  
ترجمہ: ”وہ لوگ جو میرے اور میرے صحابہؓ کی راہ پر چل کر زندگی گزاریں گے“

آپ صلعم نے اپنی راہ پر چلنے والوں کے ساتھ یہ بھی فرمایا دیا کہ صحابہؓ کے راستوں پر چلنے والا بھی فلاح یافتہ جماعت میں شمار ہوگا۔ کیونکہ صحابہؓ بھی معیار حق ہیں ان کے نقش قدم کو اپنا کر گمراہی کے راستوں سے بچا جاسکتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ حضور ﷺ نے صحابہ کرامؓ کے وجود کو امت کے لئے امن و سلامتی کا سبب گردانا۔ فرمایا جب میرے صحابہ اس دنیا سے رخصت ہو جائیں گے تو مسلمانوں میں فتنہ و فساد آپس میں جنگ و جدل بد اعتقادی بد عملی انوار و برکات کا کم ہونا (بالکل ختم ہو جانا) جیسی برائیاں پیدا ہو جائیں گی۔

### شان صحابہؓ:

گویا ان کا وجود مسعودا تباہ برکت اور سعادت کا باعث تھا کہ فتنوں اور بے دینی کے اندھیروں کیلئے سد سکندری بن کر ان کو پھیلنے سے روکتے رہے اسی لئے آنحضرتؐ نے اس جملہ عت مطہرہ کے افراد کو ان ستاروں سے تشبیہ دی جن کے وجود سے گناہوں کی تاریکیوں میں گم کردہ راہ لوگوں کو روشنی حاصل ہو جاتی ہے۔ ارشاد فرمایا۔

اصحابی کالنجوم باہیم اقتدیتم اھتدیتم۔

ترجمہ: میرے صحابہؓ کی مثال ستاروں جیسی ہے ان میں سے جسکی بھی متابعت اور اقتداء کرو گے ہدایت یافتہ بن جاؤ گے۔

### اسوٰ سنہ کی جامعیت:

اور پھر اللہ کا اس امت پر یہ بھی خصوصی کرم کہ ایسا قائد اور مقتدی کا انتخاب فرمایا کہ شرعی امور تو کیا غیر شرعی معمولات اور سرگرمیوں میں بھی راہ حق کا تعین فرمادیا۔ تاکہ قیامت تک آنے والا کوئی امتی یہ نہ کہے کہ فلاں جگہ یا فلاں معاملہ میں ہم حضورؐ یا ان کے صحابہؓ کی راہنمائی سے محروم رہے۔ آپؐ نے نہ صرف ظاہری دشمن سے بچنے کی تدابیر کا بیان فرمایا بلکہ باطنی اور عقیدے کا ازلی دشمن شیطان سے قدم قدم پر بچنے کی بارہا تلقین و طریقے بتلا دیئے۔ اہلیس چونکہ بنی آدم کا ایسا حریف ہے جو ایک بھی ایسا موقع ضائع کرنا نہیں چاہتا جس میں وہ اسے ضرر پہونچا سکے حتیٰ کہ بیت الخلاء میں جب حاجت طبعی سے فراغت کی ضرورت پڑتی ہے تو یہ ضبیث وہاں بھی آدم کی اولاد کو زک پہونچانے کی کوشش کرتا ہے حضورؐ نے یہاں بھی اس کے وار کے توڑ کے لئے ایسے کلمات فرمادیئے۔ یعنی

اللھم انی اعون بک من الخبث و الخبائث

ترجمہ: اے اللہ آپ کے ذریعہ پناہ مانگتا ہوں پلید جنوں اور خبیثوں سے۔

جس کے پڑھنے سے شیطان لعین کے بیت الخلاء میں تمام حملے بیکار ہو کر اسے خائب و خاسر لوٹنا پڑتا ہے غرض زندگی کا کوئی ایک بھی ایسا شعبہ نہ ہو کہ اس میں اللہ کی نافرمانی نہ ہو اگر ہم اپنی نفسانی خواہشات

سے اتباع اور اپنے انا کی تسکین کے لئے مذہب اور شریعت کے مقرر کردہ اصول و قواعد اور راہ کو چھوڑ کر ضلال اور لادینیت کے راستوں پر چل پڑے اور اپنے غیر اسلامی اور معاصی سے بھرے اعمال و افکار کے لئے اغیار و کفار کے نظریات کو اپنے لئے مشعل راہ بنائیں تو اس میں اللہ اور اس کے رسول صلعم کے طرف سے مقرر کردہ راہ حق کا تصور نہیں بلکہ یہ اس مردود اور رجیم شیطان کی تقلید کا نتیجہ ہے جس نے طیش میں آ کر قدم قدم پر نوح انسانی کو گمراہ کروانے کی قسم اٹھا رکھی ہے۔

اسوہ حسنہ جرنیلی راستہ

آج تمام دنیا کے مسلمانوں میں یہ بیماری عام ہو چکی ہے کہ اللہ اور اس کے رسول کے بتائے ہوئے احکامات کو اپنے فہم اور عقل کی کسوٹی پر پرکھنے کی کوشش کرتے ہیں کہ فلاں حکم میں کیا فلسفہ اور راز ہے اور فلاں میں کون سی مصلحت ملحوظ خاطر رکھی گئی ہے اپنے ادراک و شعور اور دانست کو اللہ کے دین کے تابع کرنے کی بجائے دین کے پورا ڈھانچہ کو اپنا مطیع اور تابع کرنا چاہتے ہیں ایک طرف تو مالک الملک اور سید الرسل کی محبت اور عظمت کے زبانی کلامی دعوے اور دوسری طرف ان کے احکامات کے وجوہ اور حکمتیں تلاش کرنے کے درپے ہیں ایک معمولی تھانیدار اسٹنٹ کمشنر وغیرہ کے حکم میں وجہ کا پوچھنا ہمارے ہاں اس افسر کی قدرت و عظمت کے خلاف سمجھ کر وجہ پوچھنے والے کو تو بین کا مرتکب قرار دیا جاتا ہے۔ اور وہ ذات برحق جو حقیقی قدرت و عظمت کا مالک ہے اس کا ہر حکم دین و دنیا ہر لحاظ سے ہمارے لئے سودمند ہے میں بے شمار وجوہات تلاش کر کے ان کے ماننے سے فرار کی راہیں اختیار کی جاتی ہیں ایسے عمل سے ظاہر ہوتا ہے کہ ان لوگوں کے قلوب میں دنیا کے مسند اقتدار پر بیٹھنے والوں کی عظمت و اہمیت تو ہے ان کا ہر حکم تو بلاچوں و چرا مان لیا جاتا ہے مگر حاکم حقیقی اور اقتدار اعلیٰ کے مالک اللہ جل جلالہ کے احکام کی کوئی قدر نہیں گویا دل اس ذات اقدس کی عظمت و جلال سے خالی ہوتا ہے اسی لئے حکم خداوندی کو بد لئے کے لئے مختلف وجوہات، حیلے اور فلسفے تلاش کرنے شروع کر دیئے جاتے ہیں۔

حالانکہ دین کی تعلیمات ایسے واضح اور غیر مبہم ہیں کہ ان کی مثال ایک ایسی سیدھی اور جرنیلی شاہراہ کی طرح ہے جس میں کوئی کجی رکاوٹ اور مشکل نہ ہو جو انسان صدق دل سے ان تعلیمات پر عمل کرنا اور اپنے لئے منشور بنانا چاہیے وہ اس شاہراہ پر چل کر اللہ حضور تک رسائی حاصل کر سکتا ہے اور جو شخص فروعی مسائل میں الجھ کر اپنے ذہنی اختراع خود ساختہ تعبیرات اور فلسفوں کے مطابق چلنا چاہے وہ گمراہیوں کی دلدل میں پھنس کر بیچ نکلنے کے بجائے روز بروز نیچے کی طرف دھنستا جاتا ہے اور ہمیشہ ہمیشہ کیلئے خدا تک رسائی اس کی ناممکن ہو جاتی ہے کیونکہ دنیا کا ایک مسلم اصول ہے کہ سیدھی شاہراہ پر جانے والا مسافر بغیر کسی رکاوٹ کے اپنی منزل کو پالیتا ہے اور جو راہ گیر بجائے سیدھی راہ کے دائیں بائیں غیر معروف و پرخطر اور مبہم پگھلنے پھولنے پر چل پڑے وہ ادھر ادھر تک منزل مراد کو کبھی نہیں پہنچ سکتا۔ حتیٰ کہ جہاں سے ابتداء کی تھی یعنی اس کا اپنا نقطہ آغاز اس تک واپسی بھی اس کے ہاتھ سے نکل جاتی ہے۔

کافر تو اپنے کفر کی © rasailojaraid.com فوائد کا قائل کہ اس سے گلہ کیا

جائے اس کو اگر اس دنیا کے اقتدار و مال و زر کا کچھ حصہ ملا بھی ہے تو وہ بھی بطور ابتلاء و آزمائش آخرت میں اس کے لئے جہنم ہی جہنم ہے۔

افسوس امت مسلمہ کے افراد پر ہے کہ آج دنیا میں سب سے زیادہ پست، مغلوب، اغیار کے مظالم کی چکیوں میں پنے والی اقوام کی حیثیت حاصل کر لی ہے، قطع نظر اس کے کہ یہ کسی ملک میں اقلیت کی حیثیت سے رہ رہے ہیں یا اکثریت میں ہوں آزاد ہوں یا اوروں کے زیر تسلط ہوں۔

### امت مسلمہ کو فکر و تدبر کی دعوت:

حالانکہ غور سے دیکھا جائے تو اللہ کی کون سی نعمت ہے جس سے یہ محروم ہیں۔ افرادی، عددی لحاظ سے اگر غیر جانبداری سے شمار کیا جائے تو تعداد میں غیر مذاہب کے مقابلہ میں زیادہ ہیں اس وقت دنیا میں ساٹھ تک خود مختار سلطنتیں مسلمانوں کی موجود ہیں، پیٹرول و سونے اور قیمتی معدنیات کا کوئی حساب نہیں، علمی و دینی صلاحیتوں میں بھی کسی سے کم نہیں، مساجد و مدارس کی بھرمار ہے، عظموں اور خطبوں کی کمی نہیں، دینی لٹریچر اور اسلامی کتب کی فراوانی ہے، اسلام کے نام پر بڑی بڑی بین الملکی اور بین الاقوامی اجتماعات اور کانفرنسوں کا اہتمام بھی بکثرت ہوتا رہتا ہے، پھر بھی ان تمام اسباب و وسائل کے ہوتے ہوئے مسلمان کفار کے آگے دست سوال پھیلا کر ہر آڑے وقت میں ان کی طرف امداد کے لئے حسرت بھری نگاہوں سے دیکھتے ہیں حالانکہ مسلمانوں کے مذہبی و معاشرتی اقتدار کو کچلنے بلکہ ختم کرنے کے لئے ان کی پوری مشینری ہر وقت متحرک رہتی ہے۔

### اختلافات اور انتشار کے لئے مضرات:

مسلمانوں کی اس اجتماعی ذلت و خواری کی سب سے بڑی وجہ مسلمانوں کا آپس میں افتراق و انتشار، ہر فرد و جماعت نے راہ حق کو چھوڑ کر اس کے مقابلہ میں اپنے راستے اور نظریہ کو اپنے آپ پر کیا اوروں پر مسلط کر دیا یہی افتراق نہ صرف عند اللہ مذموم ہے بلکہ دنیا میں بھی شکست و مغلوبیت کا سبب بن جاتا ہے۔

ارشاد ربانی ہے:

واطيعوا الله ورسوله، ولا تنازعوا فتفشلوا و تذهبوا بيحكم (انفال، رکوع ۶)

ترجمہ: ”اور اللہ اور اس کے رسول کی فرمانبرداری کر کے آپس میں جھگڑے مت کرو ورنہ تمہاری ہمت تم کو جواب دے کر تمہاری ہوا اکھڑ جائے گی“

ہر آدمی اپنے آپ کو عقل کل سمجھنے کے بعد دین کے قطعی احکامات میں رائے زنی کو اپنا استحقاق سمجھتا ہے اسی خود پسندی کی وجہ ہر ایک اپنے لئے الگ ڈیڑھ اینٹ کی مسجد بنانے میں مصروف رہ کر راہ حق اور دین قیم جو مسلمانوں کے باہمی اتحاد، اجتماع کا مظہر ہے کہ چھوڑنے کے بعد گروہ بندی و تفرقہ کا سبب بن جاتا ہے۔

حضرت والد صاحب رحمۃ اللہ علیہ عالم اسلام کی بے بسی، زبوں حالی اور پستی کے ذکر کے مواقع پر اکثر فرمایا کرتے تھے کہ مسلمانوں کی رسوائی کی وجہ ان کے آپس میں اختلافات اور شیطان کے ایمان بالقرآن جو ایمان کی روح ہے کہ بارہ میں مسلمانوں کے دلوں میں شبہات پیدا کر کے ایمان اور احکام الہی کی اہمیت اور وقعت کو کم کرنا ہے، فرماتے کہ کبھی شیطان دل میں یہ وسوسہ پیدا کر دیتا ہے کہ قرآن میں تو نماز کے بارے میں صرف اقیمو الصلوٰۃ کا حکم آیا ہے تو پانچ وقت نمازیں اور ان کی رکعات کا ثبوت کہاں سے آیا، بعض اوقات شیطان کی وہ ذریت اور اولاد جن کی شکل تو انسانوں کی ہے مگر عمل اور عقیدہ میں ابلیس کی حقیقی نیابت کرتے ہیں، ذہنوں کو پراگندہ کر دیتے ہیں، کہ العیاذ باللہ حضور اقدس صلعم کی حیثیت تو صرف ذاک لانے والے ڈاکیہ کی تھی۔ بس اس سے آگے کچھ نہیں اور ان کا کوئی قول، فعل، تقریر حجت شرعی نہیں اسی شیطان الانس کے وسوسہ اندازی کا اثر قبول کر کے بعض لوگ اسلام کے قرآن کے بعد دوسرے اہم ستون حدیث سے انکار کر کے دینِ قیم کو چھوڑ دیتے ہیں، صراطِ مستقیم جب ترک کر دیا، ایمان نہ رہے، کامل ایمان نہ ہونے کی صورت میں کفار کے دلوں میں مسلمانوں کا جو رعب و دبدبہ تھا وہ بھی ختم ہو کر مسلمانوں کی حیثیت آنحضرت صلعم کے ارشاد کے مطابق اس طعام کے مشابہ ہو گئی جیسے سبجے سجائے دسرخوان پر چن کر رکھ دیا جائے اور جس کی مرضی ہو اسے کھالے یا اٹھا کر ساتھ لے جائے اسے اپنے دفاع کا حق اور نہ طاقت ہوتی ہے۔

اگر اللہ کے دین کو اس کے اپنی اصل صورت میں مشعلِ حیات مان کر اس کے مطابق زندگی گزاری جائے تو دنیا بھی سنور جاتی ہے اور آخرت بھی نیز اگر اللہ کے بتائے ہوئے راہِ حق کو اپنی رائے اور فکر کے تابع کر کے تبدیل کرنے کی کوشش کی جائے تو دنیا میں ذلت اور روزِ محشر بھی اللہ کی ناراضگی مول لینی پڑے گی۔

خلاصہ تقریر:

اس تمام بیان کا خلاصہ یہ نکلا کہ دینِ قیم جو قرآن، احادیثِ نبوی، صحابہ کرامؓ کے اقوال و افعال کی صورت میں الحمد للہ ہر قسم کی تحریفات اور ابلیسی ترمیمات سے اب تک محفوظ ہے اور تاقیامت اللہ اس کی حفاظت کرے گا پر چل کر ہی قرونِ اولیٰ کے مسلمانوں کی طرح اخروی و نبوی عظمت و رفعت کے سزاوار ہو سکتے ہیں، ورنہ زہریہ نظریات و افکار کا جج امتِ مسلمہ کو مزید ٹکڑوں میں تقسیم کر کے آپس میں دست و گریبان ہونے کے علاوہ اسلام کے دشمنوں کیلئے بھی ترنوالہ کی صورت میں اپنی تضحیک کے سامان میں اضافہ کرتے چلے جائیں گے۔ اللہ تعالیٰ دینِ حق کے نام لیواؤں کو صراطِ مستقیم پر چلنے، اس پر ثابت قدم رہنے کی توفیق نصیب فرمادیں! امین

خط و کتابت کرتے وقت اپنے خریداری نمبر کا حوالہ ضرور دیجئے۔